بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاَنَّ یَتَّبِعُوْنَ مَا بَاَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۰۴

فون نمبر ۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

یومیہ منگل

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۳ | ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ ۳ فتح ۱۳۴۷ ہش ۳ دسمبر ۶۸ء | نمبر ۲۷۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نرا زبان سے کلمہ پڑھ لینا یا استغفر اللہ کہہ دینا کافی نہیں ہے

خدا تعالیٰ عمل کو چاہتا ہے اسی لئے بار بار یہی حکم دیا ہے کہ اعمالِ صالحہ بجا لاؤ

"انسان سمجھتا ہے کہ نرا زبان سے کلمہ پڑھ لینا ہی کافی ہے یا نرا استغفر اللہ کہہ دینا ہی کافی ہے۔ مگر یاد رکھو زبانی لاف وگزاف کافی نہیں۔ خواہ انسان زبان سے ہزار مرتبہ استغفر اللہ کہے۔ سو مرتبہ تسبیح پڑھے۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ خدا نے انسان کو انسان بنایا ہے طوطا نہیں بنایا۔ یہ طوطے کا کام ہے کہ زبان سے تکرار کرتا رہے اور سمجھے خاک بھی نہیں۔ انسان کا کام تو یہ ہے کہ جو کچھ منہ سے کہے اس کو سوچ کر کہے اور پھر اس کے موافق عمل درآمد بھی کرے۔ لیکن اگر طوطے کی طرح بولتا جاتا ہے تو یاد رکھو کہ نری زبان سے کوئی برکت نہیں ہے جب تک دل اس کے ساتھ نہ ہو اور اس کے موافق اعمال نہ ہوں وہ نری باتیں سمجھی جائیں گی جن میں کوئی خوبی اور برکت نہیں۔ بلکہ وہ نرا قول ہے خواہ قرآن شریف یا استغفار ہی کیوں نہ پڑھتا ہو۔ خدا تعالیٰ اعمال چاہتا ہے اس لئے بار بار یہی حکم دیا کہ اعمالِ صالحہ کرو۔ جب تک یہ نہ ہو خدا کے نزدیک نہیں جا سکتے۔ بعض نادان کہتے ہیں کہ آج ہم نے دن بھر میں قرآن ختم کر لیا ہے۔ لیکن کوئی ان سے پوچھے کہ اس سے کیا فائدہ ہوا؟ نری زبان سے تم نے کام لیا۔ مگر باقی اعضاء کو بالکل چھوڑ دیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمام اعضاء اس لئے بنائے ہیں کہ ان سے کام لیا جاوے۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ بعض لوگ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور قرآن ان پر لعنت کرتا ہے۔ کیونکہ ان کی تلاوت نرا قول ہی قول ہوتا ہے اور اس پر عمل نہیں ہوتا۔ جو شخص کہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کے موافق اپنا چال چلن نہیں بناتا ہے وہ ہنسی کرتا ہے۔ کیونکہ پڑھ لینا ہی اللہ تعالیٰ کا منشاء نہیں وہ تو عمل چاہتا ہے۔" (الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۴ء)

اخبار احمدیہ

115

ربوہ ۲ فتح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت وسلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲ فتح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین

ربوہ ۲ فتح۔ یکم رمضان المبارک (۲۲ نومبر) سے مسجد مبارک میں پورے قرآن مجید کے درس کا جو خصوصی سلسلہ جاری ہے اس میں کل ۱۰ رمضان المبارک کو محترم مولوی غلام احمد صاحب بدر دہلوی نے سورۂ مائدہ سے سورۂ توبہ تک درس مکمل کر لیا۔ آج ۱۱ رمضان سے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل سورۂ یونس سے درس شروع کر رہے ہیں۔ آپ کا درس ۱۵ رمضان تک جاری رہے گا۔ اور آپ سورۂ مریم تک درس دیں گے۔ درس روزانہ نماز ظہر کے بعد سے شروع ہو کر نماز عصر تک جاری رہتا ہے۔ مقامی احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر قرآنی علوم ومعارف سے مستفیض ہوں۔

نیز مسجد مبارک میں یکم رمضان المبارک سے روزانہ نماز فجر کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب حدیث کا درس دے رہے تھے۔ کل دس رمضان کو آپ نے اپنے حصہ کا درس مکمل کر لیا۔ آج ۱۱ رمضان سے نماز فجر کے بعد محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب نے حدیث کا درس شروع کیا ہے۔ مسجد ناصر (دارالرحمت غربی) میں یکم رمضان سے نماز فجر کے بعد روزانہ محترم عطاء المجیب صاحب راشد حدیث کا درس دے رہے ہیں۔

فدیہ رمضان اور خدمت درویشاں

جو دوست شرعی عذر کی بناء پر روزے نہ رکھ سکیں۔ ان پر فدیہ فرض ہے جو ان کے ایک ماہ کے معروف کھانے کے اخراجات کے برابر مقرر ہے۔ ایسے دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ فدیہ کی رقوم نظارت خدمت درویشاں میں بھجوا دیں تاکہ قادیان کے درویشوں کے ایسے عزیزوں کی ضروریات پوری کی جا سکیں جو پاکستان میں رہائش پذیر ہیں۔ قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی روشنی میں ایسے دوست جو روزہ رکھتے ہوں وہ بھی اگر فدیہ صدقہ کی صورت میں دیں تو یہ بھی ثواب درجہ کا ہے۔ (ناظر خدمت درویشاں)

مسعود احمد بیشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ فتح ۱۳۴۷ ہش

خلافت علیٰ منہاج نبوت

ایک حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئی آئی ہے جو اللہ تعالےٰ سے خبر پاکر آپ نے "خلافت علی منہاج نبوت" کے متعلق بیان فرمائی ہے۔ یہ حدیث ایک طریق سے اس طرح بیان کی گئی ہے کہ پہلے خلافت علیٰ منہاج نبوت ہوگی۔ اس کے بعد بادشاہت اور اس کے بعد جابر حکمران ہوں گے اور آخر میں پھر خلافت علی منہاج نبوت ہوگی۔ چنانچہ حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ جب آخری زمانہ میں خلافت علیٰ منہاج نبوت ہوگی۔ اس زمانہ میں آسمان اپنی عام برکات نازل کرے گا اور زمین بھی اپنے خزانے کھول دے گی۔

اکثر علمائے اسلام نے موجودہ زمانہ کو ہی آخری زمانہ تسلیم کیا ہے اور بعض نے کہہ دیا ہے۔ کہ جابر حکمرانوں کا عہد بھی ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے اس حدیث کے رو سے ضروری ہے کہ اس زمانہ میں خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو۔ ظاہر ہے کہ موجودہ زمانہ میں جبکہ مسلمان اقوام بھی مختلف ریاستوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ اور ہر ایک ملک دوسرے سے بالکل جدا حیثیت رکھتا ہے۔ کسی خاص ملک میں عالمگیر خلافت اسی وقت قائم ہو سکتی ہے۔ جب وہ کسی خاص ملک سے تعلق نہ رکھے۔ گو تمام یا اکثر ممالک کی حکومتیں عالمگیر خلافت کے زیر اثر ہو سکتی ہیں۔ اگر کسی ملک کا سربراہ ایسی خلافت کا دعوےٰ کرتا ہے تو دوسرے مسلم ممالک اس کو قطعاً تسلیم نہیں کریں گے۔

اس کے باوجود ہر اسلامی ملک میں خلافت کے نمونہ پر اسلامی حکومت قائم کی جا سکتی ہے۔ اور ایسی تمام حکومتیں ایک عالمگیر خلافت کے زیر اثر تو ہو سکتی ہیں مگر کسی خاص ملک میں سیاسی حکمرانی براہ راست خلافت کے ہاتھ میں نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اپنے رسالہ احمدیت کے پیغام میں فرماتے ہیں:-

"جب خلافت ترکیہ کو ترکوں نے ختم کر دیا تو مصر کے بعض علماء نے (بعض رازداروں کے قول کے مطابق شاہ مصر کے اشارہ سے) ایک تحریک خلافت شروع کی اور اس تحریک سے ان کا منشاء یہ تھا کہ شاہ مصر کو خلیفۃ المسلمین تصور کر لیا جائے اور اس طرح مصر کو دوسرے اسلامی ممالک پر فوقیت حاصل ہو جائے۔ سعودی عرب نے اس کی مخالفت شروع کی۔ اور یہ پروپیگنڈا شروع کر دیا کہ یہ تحریک انگریزوں کی اٹھائی ہوئی ہے۔ اگر کوئی شخص خلافت کا مستحق ہے تو وہ سعودی عرب کا بادشاہ ہے۔ جہاں تک خلافت کا تعلق ہے۔ وہ یقیناً ایک ایسا رشتہ ہے جس سے سب مسلمان اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب یہ خلافت کا لفظ کسی خاص بادشاہ کے ساتھ مخصوص ہونے لگا۔ تو دوسرے بادشاہوں نے فوراً تاڑ لیا کہ ہماری حکومت میں رخنہ ڈالا جاتا ہے اور وہ مفید تحریک بے کار ہو کر رہ گئی۔ لیکن اگر یہی تحریک عوام میں پیدا ہو اور مذہبی روح اس کے پیچھے کام کر رہی ہو تو سیاسی رقابت اس کے رستہ میں حائل نہیں ہوگی۔ صرف جماعتی رقابت اس کے رستہ میں روک بنے گی۔ سیاسی رقابت کی وجہ سے ایسی تحریک اسی ملک میں محدود ہو کر رہ جائے گی۔ جس کی حکومت اس کی تائید میں ہوگی۔ لیکن جماعتی مخالفت کی صورت میں وہ کسی ملک میں محدود نہیں رہے گی۔ ہر ملک میں جائے گی اور پھیلے گی۔ اور اپنی جڑیں جمائے گی بلکہ ایسے ملکوں میں بھی جا کر کامیاب ہوگی۔ جہاں اسلامی حکومت نہیں ہوگی۔ کیونکہ سیاسی ٹکراؤ نہ ہونے کی وجہ سے ابتدائی زمانہ میں حکومتیں اس کی مخالفت نہیں کریں گی۔"

(احمدیت کا پیغام صفحہ ۲۴)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حکومت اور عہدہ کی طلب و خواہش ناپسندیدہ ہے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ سَمُرَۃَ لَا تَسْأَلِ الْاِمَارَۃَ. فَاِنَّکَ اِنْ اُعْطِیْتَھَا عَنْ غَیْرِ مَسْأَلَۃٍ اُعِنْتَ عَلَیْھَا وَاِنْ اُعْطِیْتَھَا عَنْ مَسْأَلَۃٍ وُکِلْتَ اِلَیْھَا وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاَیْتَ غَیْرَھَا خَیْرًا مِنْھَا فَاْتِ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ وَکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِکَ۔

(بخاری کتاب الاحکام)

ترجمہ۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا۔ اے عبدالرحمٰن تو امارت اور حکومت نہ مانگ اگر تجھے بغیر مانگے یہ عہدہ ملے تو اس ذمہ داری کے بارہ میں تیری مدد کی جائے گی۔ یعنی اللہ تعالےٰ تیری مدد فرمائے گا اور اگر تیرے مانگنے پر یہ عہدہ تجھے دیا گیا تو تو اس کی گرفت میں ہوگا۔ تائید الٰہی سے محروم رہے گا۔ اور جب تو قسم کھائے۔ اور پھر اس قسم کے برعکس تجھے بات نظر آئے۔ تو وہ بہتر بات کر اور اپنی قسم کو توڑ دے اور اس کا کفارہ ادا کر دے۔

اولاد کی تربیت

اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے اور اور تربیت کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے۔ آپ الفضل ایسے دینی اخبار کا پرچہ جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا مستقل سامان کر سکتے ہیں۔

(منیجر الفضل ربوہ)

116

رمضان المبارک کی اہمیت اور روزوں کی برکات

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۳)

روزوں کے ذریعہ دکھوں سے انسان اس طرح بھی بچتا ہے کہ (الف) جب وہ اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے لئے تکلیف میں ڈالتا ہے تو خدا تعالےٰ اس کے گناہوں کی سزا سے اُسے بچا لیتا ہے (ب) جب وہ فاقے رہ کر بھوک کی تکلیف کو محسوس کرتا ہے تو اپنے غریب بھائیوں کی خبرگیری کرتا ہے اور ان کا ہلاکت سے بچنا خود اسے بھی ہلاکت سے بچا لیتا ہے۔ کیونکہ بعض افراد قوم کے بچنے سے آخر ساری قوم کو فائدہ پہنچتا ہے یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رمضان کے دنوں میں بہت کثرت سے صدقہ وخیرات کیا کرتے تھے احادیث میں آتا ہے کہ رمضان کے دنوں آپؐ تیز چلنے والی آندھی کی طرح صدقہ کیا کرتے تھے اور درحقیقت

یہ قومی ترقی کا ایک بہت بڑا گُر ہے

کہ انسان اپنی چیزوں سے دوسروں کو فائدہ پہنچائے۔ تمام قسم کی تباہیاں اسی وقت آتی ہیں جب کسی قوم کے افراد میں یہ احساس پیدا ہو جائے کہ ان کی چیزیں انہی کی ہیں دوسروں کا ان میں کوئی حق نہیں اور ان سے فائدہ اٹھانے کا حق انہی کو ہے جن کو وہ چیزیں دی گئی ہیں۔ دنیا کے نظام کی بنیاد اس اصل پر ہے کہ میری چیز دوسرا استعمال کرے اور رمضان اس کی عادت ڈالتا ہے۔ روپیہ ہمارا ہے۔ کھانے پینے کی چیزیں ہماری ہیں مگر حکم یہ ہے کہ دوسروں کو ان سے فائدہ پہنچاؤ اور کھلاؤ کیونکہ اس سے دنیا کے تمدّن کی بنیاد قائم ہوتی ہے۔

پھر روزوں کے ذریعہ انسان ہلاکت سے اس طرح بھی محفوظ رہتا ہے کہ روزے انسان کے اندر

مشقّت برداشت کرنے کا مادہ

پیدا کرتے ہیں اور جو لوگ ہر قسم کی مشقّت برداشت کرنے کے عادی ہوں وہ مشکلات کے آنے پر ہمّت نہیں ہارتے بلکہ دلیری سے ان کا مقابلہ کرتے اور کامیابی حاصل کرتے ہیں۔

دنیوی گورنمنٹوں میں بھی ایک ریزرو فوج ہوتی ہے جو کہ سال میں ایک یا دو مہینے کام کرتی ہے اور جنگ کا موقع آتا ہے تو چونکہ اس کو مشق کروائی ہوئی ہوتی ہے اس لئے فوراً اسے بلوایا جاتا ہے۔ چونکہ عام طور پر تمام مسلمان بارہ مہینے روزے نہیں رکھتے اور نہ ہی تہجد پڑھتے ہیں اس لئے رمضان میں خصوصیت کے ساتھ ہدایت فرما دی کہ تمام مسلمان اس ایک ماہ میں روزوں کی مشق کریں۔ جس طرح وہ فوج جو مشق کرتی رہتی ہے دشمن کی فوج سے شکست نہیں کھاتی اسی طرح جس قوم کے لوگ متقی اور نیک ہوتے ہیں اور جو خدا تعالےٰ کے لئے ہر ایک چیز کو چھوڑنے والے ہوتے ہیں شیطان کی مجال نہیں ہوتی کہ ان کو زک دے سکے۔

یہی وجہ ہے کہ جب تک تمام مسلمان سپاہی تھے شیطان نے ان پر کوئی حملہ نہیں کیا لیکن جب خال خال رہ گئے تو اس وقت ان پر حملہ کیا گیا اور شیطان نے ان کے دل میں طرح طرح کے وسوسے ڈال کر ان کو تباہ کر دیا۔

پس روزے قوم میں

قربانی کی عادت

پیدا کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔ دین کی خدمت کے لئے بالعموم مومنوں کو گھروں سے باہر نکلنا پڑتا ہے اور تبلیغی جہاد میں کھانے پینے کی تکالیف کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ غرباء کو تو ایسی تکالیف برداشت کرنے کی عادت ہوتی ہے مگر اُمراء کو اس کی عادت نہیں ہوتی۔ پس روزوں کے ذریعہ ان کو بھی بھوک اور پیاس کی برداشت کی مشق کرائی جاتی ہے تاکہ جس دن خدا تعالےٰ کی طرف سے آواز آئے کہ اے مسلمانو! آؤ اور خدا تعالےٰ کی راہ میں جہاد کرو تو وہ سب اکٹھے اٹھ کھڑے ہوں اور خدا تعالےٰ کی راہ میں بغیر کسی قسم کا بوجھ محسوس کئے اپنے آپ کو پیش کر دیں۔

پس روزوں کا یہ ایک بہت بڑا فائدہ ہے اس کے ذریعہ انسان کو

نیکی کے لئے مشقّت برداشت کرنے کی عادت

پیدا ہو جاتی ہے۔ انسان دنیا میں کئی قسم کے کام کرتا ہے۔ وہ محنتیں کرتا ہے وہ آوارگی بھی کرتا ہے وہ اِدھر اُدھر بھی پھرتا ہے وہ گپیں بھی ہانکتا ہے۔ بالکل فارغ نہ انسانی دماغ رہتا ہے نہ اس کا جسم۔ کچھ نہ کچھ کام انسان ضرور کرتا رہتا ہے۔ مگر بعض لغو کام ہوتے ہیں۔ بعض مضر اور بعض مفید اور بعض بہت ہی اچھے۔ لیکن رمضان انسان کو ایک ایسے کام کی عادت ڈالتا ہے جس کے نتیجہ میں اسے نیک کاموں میں مشقّت برداشت کرنے کی عادت ہو جاتی ہے۔ انسانی زندگی کی راحت اور آرام کی چیزیں کیا ہوتی ہیں یہی کھانا پینا اور جنسی تعلقات

تمدّن کا اعلیٰ نمونہ

جنسی تعلقات ہیں جن میں دوستوں سے ملنا اور عزیزوں سے تعلقات رکھنا بھی شامل ہے مگر جنسی تعلقات میں سب سے زیادہ قریبی تعلق میاں بیوی کا ہے۔ پس انسانی آرام انہی چند باتوں میں مضمر ہے کہ وہ کھاتا ہے وہ پیتا ہے۔ وہ سوتا ہے اور وہ جنسی تعلقات قائم رکھتا ہے۔ کسی صوفی نے کہا ہے کہ تصوّف کی جان کم بولنا۔ کم کھانا اور کم سونا ہے اور رمضان اس تصوف کی ساری جان کا نچوڑ اپنے اندر رکھتا ہے۔ کم سونا آپ ہی اس میں آ جاتا ہے کیونکہ رات کو تہجّد کے لئے اٹھنا پڑتا ہے۔ کم کھانا بھی ظاہر بات ہے کیونکہ سارا دن فاقہ کرنا پڑتا ہے اور جنسی تعلقات کی کمی بھی ظاہر ہے پھر کم بولنا بھی رمضان میں آ جاتا ہے اس لئے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا روزہ یہ نہیں کہ انسان اپنا مُنہ کھانے پینے سے بند رکھے بلکہ روزہ یہ ہے کہ تُو لغو باتیں بھی نہ کرے۔ پس روزہ دار کے لئے بے ہودہ بکواس سے بچنا لڑائی جھگڑے سے بچنا اور اسی طرح کی اور لغو باتوں سے پرہیز کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس طرح کم بولنا بھی رمضان میں آ گیا۔ گویا کم کھانا۔ کم بولنا۔ کم سونا اور جنسی تعلقات کم کرنا یہ چاروں باتیں رمضان میں آ گئیں اور

یہ چاروں چیزیں نہایت ہی اہم ہیں

اور انسانی زندگی کا ان سے گہرا تعلق ہے۔ پس جب ایک روزہ دار ان چاروں آرام و آسائش کے سامانوں میں کمی کرتا ہے تو اس میں مشقّت برداشت کرنے کی عادت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ زندگی کے ہر دَور میں مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرتا اور کامیابی حاصل کرتا ہے۔

پھر لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ میں ایک اور فائدہ

یہ بتایا کہ روزہ رکھنے والا بُرائیوں اور بدیوں سے بچ جاتا ہے اور یہ غرض اس طرح پوری ہوتی ہے کہ دنیا سے انقطاع کی وجہ سے انسان کی روحانی نظر تیز ہو جاتی ہے اور وہ اُن عیوب کو

لیتا ہے جو اسے پہلے نظر نہ آتے تھے اسی طرح گناہوں سے انسان اس طرح بھی بچ جاتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے روزہ اس چیز کا نام نہیں کہ کوئی اپنا منہ بند رکھے اور سارا دن نہ کچھ کھائے اور نہ پیئے بلکہ روزہ یہ ہے کہ منہ کو کھانے پینے سے ہی نہ روکا جائے بلکہ ہر روحانی نقصان دہ اور ضرر رساں چیز سے بھی بچایا جائے۔ نہ جھوٹ بولا جائے۔ نہ گالیاں دی جائیں۔ نہ غیبت کی جائے۔ نہ جھگڑا کیا جائے۔ اب دیکھو زبان پر قابو رکھنے کا حکم تو ہمیشہ کے لئے ہے لیکن روزہ دار خاص طور پر

اپنی زبان پر قابو

رکھتا ہے کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص ایک مہینہ تک اپنی زبان پر قابو رکھتا ہے تو یہ امر باقی گیارہ مہینوں میں بھی اس کے لئے حفاظت کا ایک ذریعہ بن جاتا ہے اور اس طرح روزہ اسے ہمیشہ کے لئے گناہوں سے بچا لیتا ہے۔

پھر لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ میں روزوں کا ایک اور فائدہ یہ بتایا گیا ہے کہ اس کے نتیجہ میں تقوٰے پر ثباتِ قدم حاصل ہوتا ہے اور انسان کو روحانیت کے اعلےٰ مدارج حاصل ہوتے ہیں۔ چنانچہ روزوں کے نتیجہ میں صرف امراء ہی اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل نہیں کرتے بلکہ غرباء بھی اپنے اندر

ایک نیا روحانی انقلاب

محسوس کرتے ہیں اور وہ بھی اللہ تعالےٰ کے وصال سے لطف اندوز ہوتے ہیں غرباء بیچارے سارا سال تنگی سے گزارہ کرتے ہیں اور انہیں کئی کئی فاقے آتے ہیں مگر عام طور پر وہ ان کے لئے کسی ثواب کا موجب نہیں ہوتے۔ اللہ تعالےٰ نے رمضان کے ذریعہ انہیں توجہ دلائی ہے کہ وہ ان فاقوں سے بھی ثواب حاصل کر سکتے ہیں اور خدا تعالےٰ کے لئے فاقوں کا اتنا بڑا ثواب ہے کہ حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا

اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ۔

یعنی ساری نیکیوں کے فوائد اور ثواب الگ الگ ہیں لیکن روزہ کی جزا خود میری ذات ہے اور خدا تعالےٰ کے ملنے کے بعد انسان کو اور کیا چاہیئے۔ غرض روزوں کے ذریعہ غرباء کو یہ نکتہ بتایا گیا ہے کہ ان تنگیوں پر بھی اگر وہ بے صبر اور ناشکرے نہ ہوں اور حرفِ شکایت زبان پر نہ لائیں جیسا کہ بعض نادان کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہمیں خدا تعالےٰ نے کیا دیا ہے کہ نمازیں پڑھیں اور روزے رکھیں تو یہی فاقے ان کے لئے نیکیاں بن جائیں گی اور انکا بدلہ خود خدا تعالےٰ ہو جائے گا پس اللہ تعالےٰ نے روزوں کو غرباء کے لئے تسکین کا موجب بنایا ہے تاکہ وہ مایوس نہ ہوں اور یہ نہ کہیں کہ ہماری فقر و فاقہ کی زندگی کس کام کی۔ اللہ تعالےٰ نے روزہ میں انہیں یہ گُر بتایا ہے کہ اگر وہ اس فقر و فاقہ کی زندگی کو خدا تعالےٰ کی رضا کے مطابق چلائیں تو یہی انہیں خدا تعالےٰ سے ملا سکتی ہے۔ دنیا میں اس قدر لوگ امیر نہیں جتنے غریب ہیں اور تمام دینی سلسلوں کی ابتداء بھی غرباء سے ہی ہوئی ہے اور انتہاء بھی غرباء پر ہی ہوئی بلکہ تمام انبیاء بھی غرباء میں سے ہی ہوئے ہیں۔ حضرت موسٰی علیہ السلام کوئی بڑے آدمی نہ تھے۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام بھی ایک غریب آدمی تھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی ایک غریب آدمی تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی کوئی امیر نہ تھے۔ آپؑ کی جائداد کی قیمت قادیان کے ترقی کرنے کے باعث بڑھ گئی ورنہ اس کی قیمت خود آپؑ نے دس ہزار روپیہ لگائی تھی اور اتنی مالیت کی جائداد سے کونسی بڑی آمد ہو سکتی ہے۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام بھی بڑے آدمی نہ تھے۔ اگرچہ انبیاءؑ کو اللہ تعالےٰ بعد میں بڑا بنا دیتا ہے لیکن یہ سب کچھ بعد میں فضل کے طور پر ہوا ابتداء میں تمام سلسلوں کے بانی غریب ہی ہوئے امراء اور بادشاہ نہیں ہوئے۔ بے شک درمیانی طبقہ کے لوگوں میں سے بھی بعض دفعہ انبیاءؑ ہو جاتے ہیں لیکن صرف چند ایک ہی ہوتے ہیں جیسے حضرت داؤد علیہ السلام یا حضرت سلیمان علیہ السلام۔ مگر یہ بھی ایسے نہیں ہیں کہ کسی سلسلہ کے بانی ہوں۔ پھر دنیا کی اسّی فیصدی آبادی غریب ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اتنی بڑی کثرت کی دلجوئی رمضان کے ذریعہ کی ہے اور بتایا ہے کہ یہ مت سمجھو کہ فاقہ کش کو خدا تعالےٰ نہیں مل سکتا۔ اگر ایسا ہوتا تو رمضان کے نتیجہ میں کیوں ملتا۔ پس وہ غرباء جو سمجھتے ہیں کہ ان کی عمر رائیگاں گئی اللہ تعالےٰ نے انہیں رمضان کے ذریعہ بتایا ہے کہ وہ انہی فاقوں میں سے گزر کر اللہ تعالےٰ کے بڑے بڑے فیوض حاصل کر سکتے ہیں بشرطیکہ فاقہ میں بھی وہ اللہ تعالےٰ کو نہ بھولیں۔ اور اس کے متعلق اپنی زبان پر کوئی حرفِ شکایت نہ لائیں۔ اس کے مقابلہ میں روزہ امیر لوگوں کے لئے تقوٰے کے حصول کا ذریعہ اس طرح ہوتا ہے کہ جب ایک انسان جس کے پاس کھانے پینے کے تمام سامان موجود ہوتے ہیں محض

اللہ تعالےٰ کی رضا

کے لئے اپنے آپ کو فاقہ میں ڈالتا ہے اور خدا تعالےٰ کو خوش کرنے کے لئے کچھ نہیں کھاتا اور جو حلال چیزیں خدا تعالےٰ نے اسے دی ہیں انہیں بھی استعمال نہیں کرتا اس کے گھر میں گھی۔ گوشت۔ چاول وغیرہ کھانے کی تمام ضروریات موجود ہوتی ہیں مگر وہ خدا تعالےٰ کے لئے انہیں ترک کر دیتا ہے تو اس کے دل میں خود بخود یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب میں نے حلال چیزوں کو بھی خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے چھوڑ دیا ہے تو میں ان چیزوں کی کیوں خواہش کروں جنہیں خدا تعالےٰ نے حرام قرار دیا ہوا ہے۔ اس طرح اس کے اندر

ضبطِ نفس کی قوت

پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالےٰ اسکے قدم کو نیکیوں کے میدان میں بڑھاتا چلا جاتا ہے۔

رمضان کا ایک روحانی فائدہ

یہ بھی ہے کہ اس سے انسان خدا تعالےٰ سے مشابہت اختیار کر لیتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ نیند سے پاک ہے۔ انسان ایسا تو نہیں کر سکتا کہ وہ اپنی نیند کو بالکل چھوڑ دے مگر وہ اپنی نیند کے ایک حصہ کو روزوں میں خدا تعالےٰ کے لئے قربان ضرور کرتا ہے۔ سحری کھانے کے لئے اُٹھتا ہے۔ تہجد پڑھتا ہے۔ عورتیں جو روزہ نہ بھی رکھیں وہ سحری کے انتظام کے لئے جاگتی ہیں۔ کچھ وقت دعاؤں میں اور کچھ نماز میں صرف کرنا پڑتا ہے اور اس طرح رات کا بہت کم حصہ سونے کے لئے باقی رہ جاتا ہے اور کام کرنے والوں کے لئے تو گرمی کے موسم میں دو تین گھنٹے ہی نیند کے لئے باقی رہ جاتے ہیں۔ اس طرح انسان کو

اللہ تعالےٰ سے ایک مشابہت

پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ کھانے پینے سے پاک ہے۔ انسان کھانا پینا بالکل تو نہیں چھوڑ سکتا مگر پھر بھی رمضان میں اللہ تعالےٰ سے وہ ایک قسم کی مشابہت ضرور پیدا کر لیتا ہے۔ پھر جس طرح اللہ تعالےٰ سے خیر ہی خیر ظاہر ہوتا ہے اسی طرح انسان کو بھی روزوں میں خاص طور پر نیکیاں کرنے کا حکم ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص غیبت۔ چغل خوری اور بدگوئی وغیرہ بُری باتوں سے پرہیز نہیں کرتا اس کا روزہ نہیں ہوتا گویا مومن بھی کوشش کرتا ہے کہ اس سے خیر ہی خیر ظاہر ہو اور وہ غیبت اور لڑائی جھگڑے سے بچتا رہے۔ اس طرح وہ اُس حد تک خدا تعالےٰ سے مشابہت پیدا کر لیتا ہے جس حد تک ہو سکتی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ہر چیز اپنی مثل کی طرف دوڑتی ہے۔ فارسی میں ضرب المثل ہے کہ

"کنند ہم جنس باہم جنس پرواز"

پس روزہ کا ایک روحانی فائدہ یہ ہے کہ انسان کا خدا تعالےٰ سے اعلےٰ درجہ کا اتصال ہو جاتا ہے اور خدا تعالےٰ خود اس کا محافظ بن جاتا ہے۔

(باقی)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

117

میری والدہ مرحومہ

مکرم شریف احمد صاحب کارکن نظارت بیت المال ربوہ

میری والدہ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عطاء محمد صاحب کلوسوہلوی صاحب ضلع گورداسپور حال ساکن ۳۱ ج ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور۔ موضع شادپور نزد بٹالہ ضلع گورداسپور کی رہنے والی تھیں۔ جہاں کہ میرے ددھیال کی تین چار پشتوں سے رشتہ داری چلی آرہی تھی۔ آپ کا خاندان عقیدۃً اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتا تھا اور بٹالہ والے پیروں کی بیعت میں شامل تھا۔

والدہ محترمہ بچپن سے ہی بہت نیک دیانت دار۔ صاف گو اور عقلمند خاتون تھیں۔ خوش اخلاقی و صاف باطنی کا مجسمہ تھیں۔ اور ہر ایک کام بڑے سلیقہ شعاری کے ساتھ سرانجام دیتی تھیں۔ آپ نے قرآن شریف اور دینی تعلیم اپنی ایک چچی سے حاصل کی تھی۔ جو بہت نیک دعاگو اور خدارسیدہ عورت تھیں۔ جب میرے والد بزرگوار نے احمدیت قبول کی تو والدہ محترمہ نے انکی دیکھا دیکھی بیعت نہیں کی۔ بلکہ ڈیڑھ دو سال کے بعد پوری تحقیق کر کے ۱۹۳۳ء کے قریب سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئیں۔

والدہ صاحبہ صوم وصلوٰۃ کی بہت پابند تھیں۔ . . . . . .

. . . . . .

قرآن پاک کی تلاوت بھی روزانہ کیا کرتی تھیں دو تین لڑکیوں کو بھی قرآن مجید پڑھایا تھا اور اپنی اولاد کو بھی ہر وقت اور ٹیکی نماز کی طرف توجہ دلاتی رہتی تھیں امام وقت سے والہانہ محبت رکھتی تھیں اور ان کی صحت وسلامتی کے لئے ہر وقت دعاگو رہتی تھیں۔ مرکز سلسلہ سے بے پناہ اُنس تھا۔ چنانچہ ہر سال جلسہ سالانہ سے تین چار ماہ قبل ہی تیاری شروع کر دیتی تھیں تبلیغ کا بھی بہت شوق تھا۔ گاؤں میں اپنی تمام واقف کار اور سمجھدار عورتوں کو احمدیت کی حقیقت سمجھاتیں اور جلسہ سالانہ پر ربوہ آنے کے لئے کہتیں گفتگو میں مٹھاس تھی نیز مہمان نوازی اور ملنساری کا جذبہ بھی ان میں بدرجہ اتم پایا جاتا تھا۔

میرے ایک دوست جو دفتر میں میرے رفیق کار بھی ہیں انہوں نے مجھ سے ذکر کیا کہ ایک مرتبہ میری عدم موجودگی میں انہیں کوارٹر پر جانے کا اتفاق ہوا جب انہوں نے دستک دی تو اس وقت صرف والدہ محترمہ ہی گھر میں موجود تھیں ان کے بتانے پر جب والدہ محترمہ کو معلوم ہوا کہ وہ میرے دوست ہیں۔ اور ہم دونوں ایک ہی دفتر میں کام کرتے ہیں۔ تو والدہ نے انہیں اندر بلالیا۔ اور دیر تک شفقت گفتگو کرتی رہیں۔ اور جب وہ رخصت ہونے لگے تو بڑے پیار سے سر پر دست شفقت پھیر کر انہیں الوداع کہا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق وصیت کرنے کی شدید خواہش رکھتی تھیں۔ چنانچہ اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل انہوں نے وصیت فارم پُر کر دیا تھا اور بعد تصدیق گواہان فارم مکمل بھی ہو چکا تھا۔ لیکن میں اپنی غفلت اور سستی کی وجہ سے ابھی فارم دفتر میں پہنچا بھی نہ سکا تھا کہ ان کی طبیعت دفعتاً خراب ہو گئی اور چند دن کی مختصر علالت کے بعد مورخہ ۵ فروری ۱۹۶۸ء بروز جمعرات کی شام کو قریباً باسٹھ سال کی عمر میں اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

والدہ محترمہ کی وفات کے تھوڑے ہی دن بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ "میں اپنے کوارٹر میں اکیلا ہوں۔ کوارٹر بند کر کے مسجد مبارک میں غالباً عصر کی نماز کے لئے گیا ہوں واپس آیا ہوں تو کوارٹر کا ایک دروازہ اور کھڑکی کھلی دیکھتا ہوں۔ کھڑکی میں سے بجلی کی بہت تیز روشنی باہر بازار میں پڑ رہی ہے۔ میں دیکھکر حیران ہوا ہوں کہ کوارٹر تو بند تھا یہ کس نے کھولا ہے۔ میں نے کھڑکی سے اندر جھانکا تو والدہ محترمہ سفید لباس پہنے مجھے بہت خوش اور ہشاش ہوئی نظر آئی ہیں میں دوڑ کر دروازہ کے راستے اندر جا کر والدہ محترمہ سے لپٹ گیا ہوں اور والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ آپ تو فوت ہو گئی تھیں فرمایا۔ نہیں بیٹا میں تو چند دن کے لئے گئی تھی۔ اب واپس آگئی ہوں"۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔

میرے بھائی چوہدری بشیر احمد نے خواب میں دیکھا کہ "ہماری والدہ ایک سڑک پر چلی آرہی ہیں۔ سڑک بڑی خوبصورت ہے۔ ارد گرد پھول لگے ہوئے ہیں۔ آبادی بڑی حسین ہے منظر بہت پیارا ہے۔ کوئی شور وغل نہیں۔ جیسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ جگہ اس مادی دنیا کا حصہ نہیں بلکہ اُخروی دنیا کا ایک منظر ہے۔ والدہ صاحبہ کے ساتھ ایک بچہ بھی ہے۔ جو ہمارا سب سے چھوٹا بھائی معلوم ہوتا ہے۔ والدہ محترمہ کے ہاتھ میں ایک سند معلوم ہوتی ہے۔ جس کا رنگ قدرے نیلا ہے اور سند پر کچھ عبارت بھی لکھی ہوئی ہے۔ انہوں نے والدہ سے پوچھا ہے کہ آپ تو فوت ہو گئی تھیں۔ فرمایا یہ جو سند ہے۔ اس کی برکت سے دوبارہ زندہ ہو گئی ہوں۔ میں نے اس سند کو غور سے دیکھا ہے تو اس پر سب سے اوپر باریک الفاظ میں لکھا ہوا ہے

"جملہ حقوق محفوظ ہیں"

اور اُس کے نیچے ایک گول سی مہر لگی ہوئی ہے۔ جو پڑھی نہیں گئی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ سند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تالیف ہے یا سلسلہ احمدیہ کے کسی اور رد کی شائع کردہ کوئی اور کتاب ہے والدہ صاحبہ نے سفید لباس پہن رکھا تھا۔ اور صحت بالکل جوانی کی سی ٹھیک دکھائی دیتی تھی اور بڑے وقار سے اس طرف لوٹ کر آرہی تھیں"۔

آخر میں احباب جماعت بالخصوص خاندان حضرت مسیح موعود سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری والدہ محترمہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے۔ اور ہمیں اور ہماری اولادوں کو ہمیشہ احمدیت سے وابستہ رکھے۔ آمین

ذکوٰۃ کی
ادائیگی اموال کو بڑھاتی
اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کیلئے
ضروری اعلان

جملہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعتوں میں جو وزیٹر بک رکھی گئی ہے اس میں اندراج کے مجاز صرف امراء اور ان کے نائبین ہی ہیں۔ ان کے علاوہ کوئی عہدیدار وزیٹر بک میں اندراج کرنے کا مجاز نہیں ہے وزیٹر بک میں دورہ کا وقت اور تاثرات تربیتی اور ان کی بجا آوری نیز دیگر جماعتی امور کے متعلق ہی اندراج ہونا چاہیئے۔

وزیٹر بک میں اندراج کے متعلق نظارت ہذا کے سابقہ اعلانات منسوخ سمجھے جائیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدر صاحبان موصیاں اور نئے وصیت کرنیوالے احباب کیلئے
ضروری اعلان

آئندہ وصیت فارم مکمل کرتے وقت روئداد اجلاس اول مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان منعقدہ جنوری ۱۹۰۶ء کی مندرجہ ذیل شق (ج) کی تعمیل فرمائیں۔

"وصیت کنندہ اور ایسا ہی گواہان خواہ خواندہ ہوں یا خواندہ اپنے دستخط یا مواہیر کے ساتھ نشان انگوٹھا ضرور لگا دیں۔ اور جو خواندہ ہیں وہ دستخط بھی کریں اور مرد بائیں ہاتھ کا اور عورت دائیں ہاتھ کا انگوٹھا لگا دے"۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۳۲۰

میں بشیر احمد ولد حکیم لقا محمد صاحب مرحوم قوم راول ہیر پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۶-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱۔ عہ ذیلدار ۵½ ایکڑ واقع ۶۷/۱۲-۱ مالیتی ۱۵۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- فیض احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۱۶۰ مراد ضلع بہاولپور

گواہ شد:- دانا سعید احمد غازی معلم وقف جدید ۲-۶-۶۸

گواہ شد:- عبد الحق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۶۰ مراد

مسل نمبر ۱۹۳۷۲

میں کلثوم بیگم زوجہ بشیر احمد صاحب لائلپوری۔ قوم مدا چوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال بیعت ۱۹۵۳ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۶-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی ۱۰ تولے ۲۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- بشیر احمد خادم حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کو بھی البشریٰ ربوہ

گواہ شد:- مختار احمد ہاشمی کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد:- محمد شجاعت علی سیکرٹری مال دار العلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر ۱۹۳۷۱

میں فیض احمد ولد چوہدری فضل محمد صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ زمینداری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۶۰ مراد ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۶-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

زرعی اراضی ۱۹ ایکڑ واقع چک ۱۶۰ مراد مالیتی ۲۸۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کا مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- بشیر احمد خادم حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کو بھی البشریٰ ربوہ

گواہ شد:- عبد اللطیف خان صدر محلہ دار العلوم ربوہ

گواہ شد:- محمد حنیف سیکرٹری مال دار العلوم ربوہ

مسل نمبر ۱۹۳۷۳

میں بشریٰ پروین بنت محمد اسمٰعیل صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۶-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور مالیتی ۴۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

- - - -

دوائی فضل الٰہی اولادِ نرینہ کیلئے اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۱۶ روپے

تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے والی بہنوں کیلئے

خوشخبری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۱۵ نبوت ۱۳۴۷ ہش تک تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے والی بہنوں کی فہرست مع ان کی مالی قربانیوں کے پیش کی گئی۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اظہار خوشنودی کرتے ہوئے فرمایا:-

الحمد للہ جزاھن اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ ہماری سب بہنوں کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے اور انہیں مزید قربانیوں کی توفیق دے کر ہمیشہ ان کو اور ان کے خاندانوں کو اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے دیگر بہنیں بھی تعمیر مساجد ممالک بیرون کے چندہ میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں

(وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ)

جامعہ احمدیہ میں تین تقاریر

ماہ اخاء نبوت ۱۳۴۷ ہش میں الجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ کے تحت تین معززین نے مختلف زبانوں میں تقاریر کیں۔ مختصر روداد درج ذیل ہے

جناب محمود الخطیب صاحب آف اردن

جناب محمود الخطیب صاحب آف اردن کسی نجی کام کے سلسلہ میں پاکستان تشریف لائے تھے۔ چونکہ انہیں احمدیت سے لگاؤ ہے اس لئے ربوہ کی زیارت کے لئے بھی آئے۔ الجمعیۃ العلمیۃ کی درخواست پر انہوں نے ۷ اخاء کو طلبائے جامعہ احمدیہ سے عربی زبان میں خطاب فرمایا۔ مقرر موصوف نے اپنے خطاب میں تفصیل سے بتایا کہ کس طرح اسرائیل قائم ہوا۔ اور پھر اس نے طاقت حاصل کی۔ مسئلہ کشمیر کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عرب ممالک اس مسئلہ میں پہلے بھی پاکستان کی حمایت کرتے رہے ہیں اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ آپ نے اپنے خطاب کے دوران کہا کہ مسلمان باہم متحد ہو کر ہی اپنے دشمنوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔

مکرم شیخ عبد القادر صاحب محقق

مورخہ ۳ اخاء کو جامعہ احمدیہ میں ایک مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی۔ جس میں الجمعیۃ العلمیۃ کی درخواست پر مکرم شیخ عبد القادر صاحب محقق نے اپنا مقالہ "مسجد الحرام سے مسجد الاقصیٰ تک" پیش فرمایا۔ آپ نے اپنے مقالہ میں مسجد الحرام اور مسجد الاقصیٰ کی پرانی تاریخ بیان کرنے کے بعد وہ پیشگوئیاں بیان فرمائیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسجد الاقصیٰ کے متعلق تھیں۔

مکرم امیر بخش صاحب۔

مکرم امیر بخش صاحب پہلوان نے ۹ نبوت کو جامعہ احمدیہ کے ہال میں طلباء کے سامنے "صحت ایک نعمت ہے" کے موضوع پر پنجابی زبان میں تقریر کی۔ پہلوان صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس وقت میری عمر ۱۰۵ برس ہے اور صحت کے اصولوں پر عمل کرنے کی وجہ سے ہی میں اس عمر میں بھی نوجوان طبقہ سے قوی تر ہوں۔

(سجاد احمد۔ سیکرٹری اشاعت)

ضروری اعلان

نبوت ۱۳۴۷ ہش

بل ماہ نومبر ۶۸ ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں ان بلوں کی رقم مورخہ ۱۰ دسمبر (فتح) تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہیئے مقررہ تاریخ تک بلوں کی رقم نہ پہنچنے کی صورت میں بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائے گی

(بدر الفضل ربوہ)

دانت مت نکلوائیں

اینٹی پائیوریا

گوشت خورہ اور مسوڑھوں کی تمام خرابیوں کا بہترین اور سائنٹفک علاج ہے۔ مکمل کورس ۱۰/

اینٹی کیریز

اگر دانت سیاہ، بدرنگ، بھربھرے اور کھوکھلے ہو جائیں کھانے پینے میں تکلیف ہو تو اینٹی کیریز استعمال کریں مکمل کورس ۱۰/

ٹوتھ کیور

کسی قسم کی دانت درد پر ٹوتھ کیور منٹوں میں قابو پا لیتی ہے۔ قیمت ۲/ روپے

کیور میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمسٹ گولبازار ربوہ

مرہم سفید

بچوں کے پھوڑے پھنسیوں کے لئے ... ۱ روپیہ

حب مان

سوکھے کے بخار کی مجرب دوا ... ۳

گرہنی

پیدائش کے بعد بچے کی پہلی غذا ... ۱

بچوں کی چونڈی

دستوں کو روکنے کیلئے بہترین دوا ... ۱

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

سردیوں کا انمول تحفہ

اعصاب اور پٹھوں کو طاقت دینے والا

مشہور و معروف نسخہ

کستوری اور زعفران سے تیار شدہ

قیمت ایک ماہ کورس بیس ۲۰ روپے

آج ہی طلب فرمائیے

تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

قائدین خدام الاحمدیہ ماہ نومبر (نبوت) کا چندہ بھجوائیں

ماہ نبوت کا آخری عشرہ شروع ہو چکا ہے۔ قائدین سے درخواست ہے کہ اس ماہ کا چندہ جلد از جلد مرکز کو ارسال فرما لیں۔ چندہ کی رقوم مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو آنی چاہئیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ ایک لمبے عرصہ سے بعارضہ اعصاب و معدہ علیل چلی آ رہی ہیں صحابہ کرام و بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم اپنے خاص فضل و رحم سے والدہ صاحبہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

(عبد الرشید۔ راولپنڈی)

۲۔ میری بیوی مدت تو دس سال سے دماغی توازن بگڑنے اور مختلف عوارض میں مبتلا چلی آ رہی ہیں اس طویل عرصہ میں کوئی علاج دوا مفید ثابت نہیں ہوئی۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرما دیں۔ نیز میری جملہ پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(عبد السمیع روڈی۔ سی۔ او۔ ایس ڈی آفس۔ ڈاک خانہ پیاڑنلی چیکاؤں)

۳۔ جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ میرے کاروبار میں برکت دے اور سلسلہ کے لئے مفید وجود بنائے۔ (محمد شفیع۔ ان۔ لاہور)

۴۔ میری اہلیہ صاحبہ جو کہ صحابیہ ہیں اور بڑھاپے کی وجہ سے بہت کمزور ہو چکی ہیں نیز میری اپنی بینائی بھی دن بدن کمزور پڑتی جا رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم دونوں کے جملہ عوارضات کو اپنے فضل سے دور فرمائے اور ہمارا حافظ و ناصر اور خود کفیل ہو۔ آمین (حاجی محمد فاضل صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دارالرحمت ربوہ)

قرص نور امراض قلب و جملہ شکایات کے لئے مفید قیمت فی شیشی پانچ روپے، ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ گول کچہری بازار لائلپور

روزہ انسان کی نجات کا موجب اور خود اس کے اپنے فائدہ کے لئے ہے

اس کے نتیجہ میں اس کے اندر روحانی قابلیت پیدا ہوتی ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ رمضان کی عظیم الشان برکات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"روزہ انسان کی نجات کا موجب اور خود اس کے اپنے فائدے کے لئے ہے یہی نہیں کہ اس سے انسان اللہ تعالےٰ کا حکم ماننے کی وجہ سے اس کے فضلوں کا وارث ہوتا ہے بلکہ اس کے علاوہ اس کے اندر ایسی قابلیتیں پیدا ہو جاتی ہیں جو اسے خدا تعالےٰ کے قریب کر دیتی ہیں۔ پھر جسمانی طور پر بھی اس میں فوائد ہیں۔ انسان کو دنیوی لذائذ سے بچنے کا موقع ملتا ہے گویا یہ ایک قسم کی چلّہ کشی ہوتی ہے انسان عموماً جس جگہ چلّہ کشی کرتا ہے اور اپنے آپ کو ایک حد تک لذائذ سے روکتا ہے اس سے اس میں روحانی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے۔ انسان کے لئے حکم ہے کہ وہ اخلاقِ الٰہیہ اپنے اندر پیدا کرے جیسا کہ فرمایا

تخلقوا باخلاق اللہ

اور روزہ رکھنے سے ایک رنگ میں خدا تعالےٰ سے مشابہت پیدا ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کی ذات کھانے پینے سے کلی طور پر منزہ ہے۔ لیکن انسان چونکہ کلی طور پر کھانا پینا ترک نہیں کر سکتا۔ اس لئے روزہ سے اسے اس حد تک اللہ تعالےٰ سے مشابہت پیدا کرنے کا موقع دیا گیا ہے جس حد تک اس کے لئے ممکن ہے گویا ان دنوں میں انسان ایک رنگ میں ملائکہ سے مشابہ ہوتا ہے جو مادی غذاؤں سے پاک ہیں۔ اور ایک رنگ میں خدا تعالےٰ سے جو کھانے پینے سے کلی پاک ہے

یاد رکھنا چاہیئے کہ روحانی وجود بھی غذا کے ایسے ہی محتاج ہوتے ہیں جیسے جسمانی کیونکہ اگر وہاں غذا ضروری نہ ہوتی تو جنت میں غذاؤں کا کیوں ذکر آتا جہاں صرف روحیں ہی جائیں گی۔ ملائکہ بھی غذا کھاتے ہیں مگر اور قسم کی غرضیکہ دنیا کا ہر چھوٹے سے چھوٹا ذرہ اور مرکب سے مرکب چیز بھی اپنے رنگ کی غذا کی محتاج ہے اور تمام مادی اور روحانی اشیاء کی بقاء کے لئے خوراک ضروری ہے لیکن دونوں کی غذا میں فرق ہوتا ہے۔ غذا سے بالکل پاک اللہ تعالےٰ کی ذات ہے باقی چیزیں جن، فرشتے، آسمان، زمین، پرندے چرندے سب غذاؤں کے محتاج ہیں۔ لیکن ہر ایک کی غذا الگ الگ ہے صرف اللہ تعالےٰ کی ذات ہے جو غذا کی محتاج نہیں کیونکہ اسے فنا نہیں ہر فنا ہونے والے کے لئے بدل تحلیل ضروری ہوتا ہے تو روزہ کے دنوں میں غذا سے ایک حد تک اللہ تعالےٰ سے مشابہت پیدا کر دیتا ہے غذا کم ہونے سے انسان کا روحانی بصیرت تیز ہوتی ہے روحانی وجودوں کی غذائیں چونکہ لطیف تر ہوتی ہیں اسلئے وہ رؤیت الٰہی کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رؤیت الٰہی کا کمال مرنے کے بعد ہی حاصل ہوتا ہے کیونکہ وہاں غذا لطیف ہوگی۔ جس سے روحانی بصیرت بڑھ جاتی ہے ملائکہ کی جسمانی آنکھیں نہیں ہوتیں بلکہ ان کی روحانی بینائی انسان کی نسبت بہت تیز ہوتی ہے نور رمضان سے انسان کی روحانی تربیت مکمل ہوتی ہے جس سے اسکی روحانی بصیرت تیز ہو جاتی ہے اور وہ خدا تعالےٰ کے ایسے فیوض جذب کرنے کے قابل ہو جاتا ہے جن کو وہ رمضان کے بغیر نہیں کر سکتا تھا رمضان ہی کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے اگر میرے بندے سوال کریں کہ خدا کہاں ہے تو کہہ دے کہ میں قریب ہی ہوں یوں تو ہمیشہ ہی خدا تعالےٰ قریب تر ہے اور پھر جو بندہ اسے پکارتا ہے تو اسے پہلے ہی مانتا ہے پھر یہاں تکلف کا کیا مطلب ہوا اس کا مطلب یہ ہے کہ جب میرا بندہ رمضان کے متعلق سوال کرتا ہے کہ روزے سے خدا کی رضا کس طرح حاصل ہو سکتی ہے تو اس کا جواب یہ دے کہ روزے سے انسان خدا تعالےٰ کے قریب ہو جاتا ہے جس کی ظاہر صورت یہ ہے کہ روزہ دار کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں اجیب دعوۃ الداعین نہیں فرمایا بلکہ صرف الداع فرمایا جس کے معنے ہیں کہ ہر پکارنے والے کی نہیں بلکہ روزہ دار پکارنے والے کی دعا سنی جاتی ہے۔

پس رمضان کی ایک برکت تو یہ ہے کہ خدا تعالےٰ اور ملائکہ سے مشابہت پیدا ہوتی ہے دوسرے خدا تعالےٰ کی قربت حاصل ہو جاتی ہے اور تیسرے یہ کہ دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں۔"

(الفضل ۱۹ اگست ۱۹۴۵ء)

نقشہ فرودگاہ مہمانان کرام جلسہ سالانہ ۱۳۴۷ ہش ۱۹۶۸ء دسمبر فتح

جھنگ شہر و ضلع لائل پور شہر و ضلع	تعلیم الاسلام کالج، نئی عمارت
شیخوپورہ شہر و ضلع ڈیرہ غازی خان شہر و ضلع	ہوسٹل جامعہ احمدیہ
لاہور شہر و ضلع کیمبل پور شہر و ضلع بہاولپور ڈویژن	تعلیم الاسلام کالج پرانی عمارت
پرائیویٹ قیام گاہ	فضل عمر ہوسٹل
مظفر گڑھ شہر و ضلع میانوالی شہر و ضلع	فضل عمر ریسرچ
گجرات شہر و ضلع	بشیر ہال
گوجرانوالہ شہر و ضلع راولپنڈی شہر و ضلع	بورڈنگ ہاؤس
سرگودھا شہر و ضلع ملتان شہر و ضلع جہلم شہر و ضلع خیرپور ڈویژن حیدرآباد ڈویژن	تعلیم الاسلام ہائی سکول
سیالکوٹ شہر و ضلع	ایوان محمود
قادیان بھارت، کوئٹہ ملاکنڈ ڈویژن کراچی ڈویژن۔ مشرقی پاکستان	دارالضیافت
پشاور ڈویژن بشمول ہزارہ ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن افغانستان	دفاتر انصار اللہ
سرگودھا شہر و ضلع	جامعہ احمدیہ

(افسر جلسہ سالانہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے لاہور کو مندرجہ ذیل کے سلسلے میں کوٹیشنیں مطلوب ہیں

۱ P2/53-5-68 کنٹ کیپنگ ۱۱۰۰ عدد۔ ٹنڈر فارم کی قیمت ۱۰/- روپے + ۷ روپے فروخت کی تاریخیں ۲/۱۲/۶۸ تا ۱۹/۱۲/۶۸ وصولی کی تاریخ ۲۳/۱۲/۶۸

۲ P6/411-A/D4-65 پاور سیونگ مشین ۷۵ عدد۔ ٹنڈر فارم کی قیمت ۱۵/- روپے فروخت کی تاریخیں ۲/۱۲/۶۸ تا ۳۱/۱۲/۶۸ وصولی کی تاریخ ۱/۱/۶۹

۳ P17/142/1-62 مختلف اقسام کے سٹرنز وغیرہ ۳۰۰۰ عدد۔ ٹنڈر فارم کی قیمت اوڈرائنگ ۱۰ روپے + ۶/۰۰ روپے فروخت کی تاریخیں ۳/۱۲/۶۸ تا ۲۳/۱۲/۶۸ وصولی کی تاریخ ۲۴/۱۲/۶۸

۴ P8/85/1-62 چھولداریاں انیمنٹ کابل اور انیمنٹ سیوس کا بیج ۲۴۲ عدد۔ ٹنڈر فارم کی قیمت ۱۰/- روپے۔ فروخت کی تاریخیں ۷/۱۲/۶۸ تا ۲۷/۱۲/۶۸ وصولی کی تاریخ ۲۸/۱۲/۶۸

ٹنڈر فارم تمام ایام کار میں ۹ بجے صبح اور ۱۲ بجے دوپہر کے درمیان دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور، نیز دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (الیکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی کینٹ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

صرف انہی ٹنڈر فارموں پر پیش کشیں قابل غور ہوں گی۔

3279 (ز) ۲۲/۱۱

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲